# کارڈز میں بیع صرف کی شرعی و فقہی حیثیت اور اس کی عملی تطبیق

امتیاز احمد کھوسو*
اعجاز احمد کھوسو**

**ABSTRACT**

This paper is the juridical study of debit and credit cards in modern business and trade. This delves in Fiqh literature with regard to jurisprudential position of the debit and credit cards surveing various opinions of the Muslim Jurists and scholars.

**Key Words**: Bay Sarf, Cards

کارڈز کے ذریعے معاملات کرنے میں "بیع صرف" کا تعلق بھی ہوتا ہے، اسی بناء پر مندرجہ ذیل میں "بیع صرف" کے شرعی و فقہی احکامات کو بیان کیا جارہا ہے:

**بیع صرف کی لغوی واصطلاحی معنی اور فقہا کی آراء:**

زیادتی اور اضافہ، پھیرنا، خرچ کرنا، کسی کو چھوڑنا اور کئی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ صرف کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس میں عام طور پر ارادہ زیادہ نفع کمانے کا ہوتا ہے۔ اصطلاحاً تمام فقہاء کے ہاں صرف کا معنی مندرجہ ذیل بیان کیا جاتا ہے:

علامہ وہبۃ الزحیلیؒ بیع صرف کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ لکھتے ہیں:

**هو بيع النقد بالنقد جنساً بجنس أو بغير جنس أ ی بيع الذهب بالذهب أو الفضة بالفضة أو الذهب بالفضة مصوغاً أو نقداً** [1]

ترجمہ: نقد کو نقد کے عوض اتحاد مع الجنس اور خلاف جنس کے ساتھ یعنی سونے کو سونے کے عوض، چاندی کو

* ریسرچ اسکالر، جامعہ کراچی
** اسسٹنٹ پروفیسر، اسریٰ یونیورسٹی، حیدرآباد

چاندی کے عوض، سونے کو چاندی کے عوض اور سونے کے برتن کو سونے کے برتن کے عوض بیچنے کو بیع صرف کہا جاتا ہے۔

علامہ علاؤالدین السمرقندیؒ "صرف" کی تعریف لکھتے ہیں:

**الصرف اسم لبيع الذهب والفضة والتبر والمضروب والمصوغ فى ذلک سواء وكذلک الجنس وخلاف الجنس والمفرد والمجموع مع غيره يسمى هذا العقد صرفا لاختصاصه بالتقابض والصرف من يد إلى يد وحكمه حكم سائر الموزونات والمكيلات فى جريان ربا الفضل والنسا وذلک عند اتحاد الجنس والقدر...الخ[2].**

ترجمہ: صَرف اس بیع کو کہا جاتا ہے کہ جس میں سونے، چاندی، ڈھلی، ڈھلا ہوا سکہ اور اسی سے بنا ہوا برتن برابر سرابر ایک ہی جنس یا خلافِ جنس کو الگ الگ یا مجموعے کو غیر جنس کے ساتھ بیچنے کو صرف کہا جاتا ہے، لیکن قبضہ یداً بید اور ایک ہی مجلس میں ہو اس کا حکم بھی وہی ہے جو کہ تمام مکیلی اور موزونی اشیاء کا حکم ہے ربا الفضل اور ربا النسیئہ کے اجراء میں اور اس کے ساتھ جنس مع القدر ایک ہو۔

علامہ حصکفیؒ "صرف" کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

**الصر ف هو لغة : الزيادة وشرعاً: بيع الثمن بالثمن أى ماخلق للثمنية ومنه المصوغ جنساً بجنس كذهب بفضة [3].**

ترجمہ: شرعاً بیع صرف اس بیع کو کہا جاتا ہے کہ جس میں ثمن کا ثمن کے ساتھ بیع وشراء کی جائے یعنی جن کو خلقی طور پر ثمن کہا جاتا ہو اور ان ہی سے بنایا گیا برتن کا بھی یہی حکم ہے، چاہے جنس، جنس کے مقابلے ہو یا خلافِ جنس کے مقابلے ہو۔

علامہ کاسانیؒ "صرف" کی تعریف میں لکھتے ہیں:

**قبض البدلين فى بيع الدين بالدين وهو عقد الصرف ....الخ فالصرف فى متعارف الشرع اسم لبيع الأثمان المطلقة بعضها ببعض وهو بيع الذهب بالذهب والفضة بالفضة وأحد الجنسين بالآخر فاحتمل تسمية هذا النوع من البيع صرفاً لمعنى الرد والنقل، يقال: صرفته عن كذا إلى كذا سمى صرفا لاختصاصه برد البدل ونقله من يد إلى يد، ويحتمل أن تكون التسمية لمعنى الفضل، إذ الصرف يذكر بمعنى الفضل، كما روى فى الحديث (من فعل كذا لا يقبل الله**

**منه صرفا ولا عدلا) فالصرف الفضل وهو النافلة والعدل الفرض، سمى هذا العقد صرفاً لطلب التاجر الفضل منه عادة لما يرغب فى عين الذهب والفضة[4].**

ترجمہ: دین کو دین کے عوض بیچنے کو بیع صرف کہا جاتا ہے، شرعاً اثمانِ مطلقہ کے بعض کو بعض کے عوض بیچنے کا نام صَرف ہے۔ وہ ہے سونے کو سونے کے عوض، چاندی کو چاندی کے عوض انمیں سے ایک جنس کو دوسرے جنس کے مقابلے بیچنے کو بیع صرف کہا جاتا ہے۔ اس قسم کے بیع صرف کے نام رکھنے میں ردوبدل کے معنی کا احتمال ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ میں یہاں سے وہاں منتقل ہو گیا، اسلئے بیع صرف میں بھی ایک ثمن ایک آدمی کے ہاتھ سے نقل ہو کر دوسرے آدمی کے ہاتھ چلا جاتا ہے۔ صرف میں خرچ کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے کہ جس شخص نے اس طرح کیا اللہ سبحانہ وتعالی اسکے خرچ کرنے اور عدل کو قبول نہیں فرمائیں گے اور زیادتی کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اسی وجہ سے صرف کو صرف کہا جاتا ہے کہ اسمیں بھی تاجر پیسے بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔

علامہ مرغینانی "صرف" کی تعریف لکھتے ہیں:

**الصرف هو البيع إذا كان كل واحد من عوضيه من جنس الأثمان سمى به للحاجة إلى النقل فى بدليه من يد إلى يد۔ والصرف هو النقل والرد لغة، أو لأنه لا يطلب منه إلا الزيادة إذ لا ينتفع بعينه ، والصرف هو الزيادة لغة كذا قاله الخليل ومنه سميت العبادة النافلة صرفا۔ قال: فإن باع فضة بفضة أو ذهبا بذهب لايجوز إلامثلا بمثل وإن اختلفا فى الجودة والصياغة لقوله عليه الصلاة والسلام: "الذهب بالذهب مثلا بمثل وزنا بوزن يدا بيد والفضل ربا" الحديث۔ وقال عليه الصلاة والسلام:"جيدها ورديئها سواء الخ". وغالب الغش ليس فى حكم الدراهم والدنانير فيصح بيعها بجنسها متفاضلاً والتبايع والاستقراض بما يروج عددا أو وزناً أبهما ولايتعين بالتعيين لكونها ثمنا[5].**

ترجمہ: صرف اس بیع کو کہا جاتا ہے جس میں دونوں اطراف اثمان کی بیع ہو اور اس میں دونوں بدلین ایک کے ہاتھ سے نکل کر دوسرے کے ہاتھ میں چلا جاتا ہے۔ صرف لغۃً ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کو کہا جاتا ہے ، یا یہ کہ اس بیع سے مقصد ہی زیادہ کمانا ہوتا ہے۔ لغۃً بھی صرف زیادتی کو کہا جاتا ہے، اسی سے علامہ خلیل نے نوافل کو

صرف کہا۔ فرمایا کہ آپ ﷺ کے اس فرمان کے مطابق سونے اور چاندی کو ایک دوسرے کے بیچنے کے ساتھ برابری اور ہاتھوں ہاتھ بیع ہونا ضروری ہے اور زیادتی اس صورت میں ربا ہوگا۔ عمدہ اور خستہ اس میں برابر ہیں۔" کھوٹ غالب ہو نے کی صورت میں یہ دراہم ودنانیر کے حکم سے نکل جائیں گے، تو اس صورت میں زیادتی کے ساتھ بیع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے عرف کے حساب سے بیع وشراء اور عدد وزن کے حساب سے قرض کے معاملہ میں بھی کوئی حرج نہیں ہے اور یہ اثمان ہونے کی وجہ سے متعین بالتعیین نہیں ہو سکتے۔

علامہ ابن نجیم نے "صرف" کی تعریف یہ کی ہے:

**الصرف فی الدراهم فضل بعضه علی بعض فی القیمة وکذلک صرف الکلام، وأما الصرف فی الحدیث "لایقبل الله صرفا ولا عدلا" فالصرف التوبة والعدل الفدیة أو هو النافلة والعدل الفریضة أو بالعکس أو الوزن والعدل والکیل أو الاکتساب والعدل الفدیة أو لحیل۔ وفی الصحاح یقال صرفت الدراهم بالدنانیر وبین الدرهمین صرف أی فضل لجودة فضة أحدهما علی الآخر۔ والثانی: فی معناه الشریعة: وقد أفاد بقوله "هو بیع بعض الأثمان ببعض" کالذهب والفضة إذا بیع أحدهما بالآخر أی بیع ما من جنس الأثمان بعضها ببعض۔ ولا یتعین بالتعیین لکونها أثماناً یعنی ما دامت تروج، لأنها بالاصطلاح صارت أثماناً فما دام ذلک الاصطلاح موجوداً لا تبطل الثمنیة لقیام المقتضی[6].**

ترجمہ: دراہم کو دراہم کے عوض زیادتی کے ساتھ بیچنے کو صرف کہا جاتا ہے، صرف توبہ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے زیادہ کے معنی میں بھی آتا ہے الخ۔ لوگوں کی عرفِ عام کیوجہ سے انہیں اثمان کہا گیا ہے جب تک یہ عرف باقی رہے گا۔ انکی ثمنیت پر بھی کوئی اثر نہیں پڑیگا، اسی وجہ سے یہ متعین کرنے سے متعین نہیں ہوتے ہیں مذکو رہ عرف ہی انکا مقتضی ہے۔

مفتی تقی عثمانی صاحب "فقہ البیوع" میں "بیع صرف" کی تعریف لکھتے ہیں:

**"الصرف" اسم لبیع الأثمان المطلقة بعضها ببعض، وهو بیع الذهب بالذهب والفضة بالفضة وأحد الجنسین بالآخر[7].**

ترجمہ: مطلق اثمان کو آپس میں بیچنااور وہ ہے سونے کو سونے کے ساتھ بیچنا، چاندی کو چاندی کے ساتھ بیچنا اور ان میں سے ایک جنس کو دوسرے کے ساتھ بیچنے کا نام صرف ہے۔

حنفیہ کے نزدیک صرف کہا جاتا ہے ثمن کو ثمن کے عوض بیچنا اور اس ثمن سے مراد سونا اور چاندی ہے۔ لیکن حضراتِ شافعیہ اور حنابلہ نے صرف کی تعریف نقد سے کیا ہے کہ نقد کو نقد کے عوض بیچنااور انکے ہاں بھی نقد سے مراد سونااور چاندی ہے۔

مذکورہ بالا ابحاث سے معلوم ہوا کہ ائمہ ثلاثہ کے ہاں عقدِ صرف کے احکام صرف ثمن خلقی میں لاگو ہونگے ۔وہ سونااور چاندی ہی ہے، لیکن ان میں کھوٹ غالب ہو تو یا دونوں طرف سے رائج الوقت نقد فلوسہ ہوں تو ان میں عقدِ صرف کے احکام جاری نہیں ہونگے۔

سوائے امام مالک کے ہاں عقدِ صرف کیلئے تین اصطلاحات استعمال کی جا تی ہیں، مراطلہ ،مبادلہ اور صرف۔ صرف کی تعریف تو گذر چکی ہے، مبادلہ رائج سکوں کا آپس میں تبادلہ کو کہا جاتا ہے۔ مراطلہ کا اطلاق، ثمن خلقی پر کیا جاتا ہے کہ ان کو آپس میں تول کر بیچا جائے یعنی سونے کو سونے کے ساتھ اور چاندی کو چاندی کے ساتھ اس شرط کے ساتھ کہ جنس ایک ہو۔

شافعیہ اور حنابلہ کے مسلک کی تائید صاحبِ مغنی المحتاج کے مندرجہ ذیل عبارت سے ہوتی ہے:

**هو بيع النقد بالنقد من جنسه وغيره** [8].

ترجمہ: بیع صرف ثمن کو ثمن کے عوض اتحادِ جنس کے ساتھ بیچنے کو کہا جاتا ہے۔

**بیع صرف کی شرائط اور ائمہ مذاہب:**

ڈاکٹر وہبۃ الزحیلی فرماتے ہیں "بیع صرف" میں بنیادی چار شرائط ہیں:

**۱۔ پہلی شرط تقابض فی المجلس ضروری ہے:**

**التقابض قبل الافتراق بالأبدان بين المتعاقدين يشترط فى عقد الصرف قبض البدلين جميعاً قبل مفارقة أحد المتصارفين للآخر افتراقاً بالأبدان، منعاً من الوقوع فى ربا النسيئة ولقوله صلي الله عليه وسلم: الذهب بالذهب مثلاً بمثل يداً بيدٍ والفضة بالفضة مثلاً بمثلٍ يداً بيدٍ وقوله**

**صلي الله عليه وسلم: لا تبيعوا نهما غائباً بناجزٍ فإن افترق المتعاقدان قبل قبض العوضين أو أحدهما فسد العقد عند الحنفية وبطل عند غيرهم لفوا ت شرط القبض ولئلا يصير العقد بيعاً للكالئ بالكالئ أى الدين بالدين فيحصل بالربا وهو الفضل فى أحد العوضين والتقابض شرط سواء اتحد الجنس أو اختلف[9].**

ترجمہ: مجلس عقد کے ختم ہونے سے پہلے پہلے بیع صرف میں بدلین میں سے کسی ایک بدل پر قبضہ کرنا ضروری ہے، تاکہ ربا النسیئہ لازم نہ آئے۔ آپ ﷺ کے اس ارشاد کی وجہ سے ''کہ جب سونے کی بیع سونے کیساتھ اور چاندی کی بیع چاندی کے ساتھ کی جائے تو برابر سرابر اور ہاتھوں ہاتھ کی جائے۔ اور آپ ﷺ کے اس مبارک ارشاد کی وجہ سے بھی کہ "ان دونوں میں سے کسی بھی ایک حاضر کی بیع غائب سے نہ کی جائے''۔ اگر متعاقدین عوضین پر یا ان میں سے کسی ایک پر قبضہ کئے بغیر جدا ہو گئے، تو بیع حنفیہ کے ہاں فاسد اور دوسروں کے ہاں قبضہ کی شرط نہ پائے جانے کیوجہ سے باطل ہو جائے گی، تاکہ دین کی بیع دین کے ساتھ لازم نہ آئے۔ اور قبضہ اتحادِ جنس اور اختلافِ جنس دونوں صورتوں میں شرط ہے۔

علامہ ابوالحسن السغدی الحنفی لکھتے ہیں:

**فأما إذا كان الجنسان مختلفين كالذهب بالفضة والفضة بالذهب فلا تجوز فيه ثلاثة أشياء: ١۔ النسيئة ٢۔ والخيار ٣۔ والافتراق قبل القبض. وأما إذا كان أحدهما أكثر من الآخر جاز ذلک وسواء أكان مع أحدهما عرضا ولم يكن[10].**

ترجمہ: جب تبادلہ مختلف الاجناس سے ہو، جیسا کہ سونے کا تبادلہ چاندی سے کیا جائے اور چاندی کا تبادلہ سونے سے کیا جائے تو اس میں تین اشیا ناجائز ہیں ١۔ ادھار جائز نہیں ہے۔ ٢۔ خیار جائز نہیں ہے۔ ٣۔ احد البدلین پر قبضہ کرنے سے پہلے جدا ہونا جائز نہیں ہے۔

**٢۔ دوسری شرط اتحاد جنس ہونا ضروری ہے:**

**التماثل عند اتحاد الجنس: إذا بيع الجنس بالجنس كفضة بفضة أو ذهب بذهب فلا يجوز إلا مثلاً بمثل وزناً وإن اختلفا فى الجودة والصياغة بأن يكون أحدهما أجود من الآخر أو**

أحسن صياغة لقوله صلي الله عليه وسلم فى الحديث السابق: الذهب بالذهب مثلاً بمثل أى يباع الذهب بالذهب مثلا مثل فى القدر، لا فى الصفة، للقاعدة الشرعية: جيدها ورديئها سواء[11].

خلاصہ:

اتحادِ جنس میں برابری ضروری ہے چاہے چاندی ہو یا سونا، لیکن عمدہ اور ادنی کا اس میں کوئی فرق نہیں ہے سب برابر ہے۔ اس حدیث کی وجہ سے جس کی تشریح گذر چکی ہے۔

علامہ ابوالحسن السغدی الحنفی لکھتے ہیں:

فأما إذا كان الجنسان متفقين مثل الذهب بالذهب والفضة بالفضة فإن ذلک أيضا على وجهين: أحدهما أن يكون الجنس بالجنس من غير أن يكون مع أحد الجنسين عرض مثل الذهب بالذهب والفضة بالفضة مفردين فإنه لا يجوز فيه خمسة أشياء: ١۔التفاضل ٢۔والنسيئة ٣۔والخيار ٤۔والجهالة ٥۔والافتراق قبل القبض والجهالة أن لا يعلما أيهما أكثر. وإذا كانَ مع أحد الجنسين عرض مثل الخاتم فيه فضة ....فإذا اشترى خاتما فيه فضة فإنه لَايجوز فى ذلک ستة أشياء: أحدهما أن تكون الفضة أقل من فضة الخاتم. والثانى أن تكون مثل فضة الخاتم لأن الفضة يكون فيه ربا.والثالث الجهالة أن لا يعلم أ فضة الخاتم أكثر أم الفضة الأخرى. والرابع الخيار فيه لا يجوز. والخامس النسيئة فيه لا تجوز. والسادس الافتراق قبل الافتراق لا يجوز[12].

ترجمہ: اگر تبادلہ ایک جنس کے ساتھ ہے تو اس میں پانچ اشیاء ناجائز ہیں (١) تفاضل جائز نہیں ہے۔ (٢) ادھار جائز نہیں ہے۔ (٣) کوئی خیار جائز نہیں ہے۔ (٤) کسی بھی قسم کی جہالت جائز نہیں ہے۔ (٥) اتحاد جنس کے ساتھ تبادلے کے وقت احد البدلین پر قبضہ کرنے سے پہلے الگ ہونا جائز نہیں ہے۔ اور اگر تبادلہ کے وقت دو اجناس میں سے ایک جنس عرض یعنی سامان ہو تو مثلاً کسی نے چاندی خریدی اور اس پر نگینہ بھی ہے تو اس میں چھ اشیاء ناجائز ہیں، ا۔ انگوٹھی کی چاندی سے اصل چاندی کا وزن میں کم ہونا۔ ٢۔ انگوٹھی کی چاندی برابر ہو، کیونکہ نگینہ اس میں زیادہ ہے۔ ٣۔ جہالت ناجائز ہے کیونکہ معلوم نہیں انگوٹھی کی چاندی زیادہ ہے یا دوسری چاندی زیادہ ہے۔ ٤۔ خیار جا

ئز نہیں ہے۔۵۔ادھار جائز نہیں ہے۔۶۔قبضہ کرنے سے پہلے جدا ہونا جائز نہیں۔

**تیسری شرط: خیارِ شرط نہ ہو:**

**أن يكون العقد باتا أو ألا يكون فيه خيار شرط: لا يجوز فى عقد الصرف اشتراط الخيار لكل من المتعاقدين أو لأحدهما، لأن القبض فى هذا العقد شرط وخيار الشرط يمنع ثبو ت الملك أو تمامه الخ والخيار يخل بالقبض المشروط: وهو القبض الذى يحصل به التعيين، فلو شرط هذا لخيار فسد العقد۔ ولو أسقط صاحب الخيار خياره فى المجلس ثم افترق المتعاقدان عن تقابض ينقلب العقد إلى الجواز خلا فا لزفر، فاذا بقى حتى افترقا تقرر الفساد۔ هذا بخلاف خيار الرؤية والعيب، فان كلاً منهما لا يمنع ثبوت الملک فى المبيع، فلا يمنع تمام القبض، فلو افترق العاقدان، و فى الصرف خيا ر عيب أو رؤية جاز إلا أنه لا يجوز فى بيع النقد وسائر الديون خيار رؤية لأن العقد ينعقد على مثلها لاعينها [13].**

ترجمہ: خیارِ شرط عقدِ صرف میں اسلئے جائز نہیں کہ یہ شرط قبضہ میں مخل بنتا ہے،بخلاف خیارِ عیب اور خیارِ رؤیت کے یہ دونوں مبیع میں ثبوتِ ملک اور قبضہ کے تام ہونے میں مخل نہیں بنتے ہیں۔اگر متعاقدان خیار عیب اور خیارِ رؤیت بیع صرف میں لیکر اور عوضین پر قبضہ کئے بغیر جدا ہو گئے تو یہ جائز ہے، لیکن نقد کو بیچنے اور تمام دیون میں خیارِ رؤیت جائز نہیں ہے کیونکہ ان میں بیع مثل پر منعقد ہوتی ہے نہ کہ عین پر۔

**چوتھی شرط: ادھار نہ ہو:**

**التنجيز فى العقد أو أن لا يكون فيه أجل: يشترط أن يكون عقدا لصرف خالياً عن الأجل لكل من المتعاقدين أو لأحدهما وإلا فسد الصرف لأن قبض البدلين مستحق قبل الافتراق، والأجل يؤخر القبض فيفسد العقد فإن أبطل صاحب الأجل أجله قبل الافتراق ونفذ ما عليه ثم افترقا عن تقابض ينقلب العقد جائزاً [14].**

ترجمہ: متعاقدین کی جانب سے اس میں کسی بھی قسم کی تاجیل کی شرط لگائی نہ گئی ہو، ورنہ عقدِ صرف باطل ہو جائیگا، کیونکہ بدلین پر قبضہ دونوں کے جدا ہونے سے پہلے لازمی ہے اور تاجیل قبضہ کو مؤخر کر دیتی ہے۔اگر تاجیل

متعین کرنے والے نے علیحدگی اختیار کرنے سے پہلے تاجیل کی شرط ختم کردی، تو یہ عقد جواز میں تبدیل ہوجائیگی۔

احادیث سے صرف کی شرائط کا اثبات:

اگر قبضہ ایک جانب سے ہو تو مساوات اور برابری کی قید مفقود ہوجائے گی، جیسا کہ مندرجہ ذیل احادیث سے یہ بات ثابت ہے اور، جس طرح علامہ علی احمد آلوس بھی اپنی کتاب میں اس بارے میں لکھتے ہیں:

**فمنها قبض البدلين قبل الافتراق لقوله عليه السلام فى الحديث المشهور عن عبادة بن الصامت رضى الله عنه عن الرسول صلي الله عليه وسلم أنه قال: الذهب بالذهب والفضة بالفضة والبر بالبر والشعير بالشعير والتمر بالتمر والملح بالملح مثلاً بمثلٍ سواء بسواء يدا بيد، فإذا اختلفت هذه الأصناف فبيعوا إذا شئتم إذا كان يدا بيد۔ وما رواه أبو سعيد الخدرى رضي الله عنه عن الرسول صلي الله عليه وسلم أنه قال: لاتبيعوا الذهب بالذهب إلا مثلاً بمثل، ولا تشفعوا بعضها على بعض، ولا تبيعوا الورق بالورق إلا مثلاً بمثلٍ ولا تشفعوا بعضها على بعضٍ، ولا تبيعوا منها غائباً بناجز وما رواه أبوبكرة رضي الله عنه قال: نهى رسول الله صلي الله عليه وسلم عن الفضة بالفضة والذهب بالذهب إلاسواء بسواء، وأمرنا أن نشترى الفضة بالذهب كيف شئنا، ونشترى الذهب بالفضة كيف شئنا۔ وما روى عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: الذهب بالورق رباً إلا هاء وهاء۔ وعن أ بى هريرة رضى الله عنه أن رسول الله صلي الله عليه وسلم قال :الدينار بالدينار لا فضل بينهما والدرهم بالدرهم لا فضل بينهما [15].**

ترجمہ: بدلین پر افتراق سے پہلے قبضہ کرنا ضروری ہے، آپؐ کی مشہور احادیث کی وجہ سے ایک ہی جنس ہونے کی وجہ سے بیع صرف کا معاملہ کرنے کے وقت مماثلت اور قبضہ ضروری ہے۔ خیارِ شرط اور ادھار دونوں جائز نہیں ہیں۔

علامہ ابنِ نجیم صرف کے شرائط کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ چار ہیں:

**الأول قبض البدلين قبل الافتراق بالأبدان، والثانى أن يكون باتا لاخيار فيه فإن شرط فيه خيار وأبطله صاحبه قبل التفرق صح وبعده لا، وأما خيار العيب فثابت فيه، وأما خيار الرؤية**

**فثابت فی العین دون الدین، إذا رده بعیب انفسخ العقد سواء رده فی المجلس أو بعده وإن کان دینا فردها فی المجلس لم ینفسخ، فإذا رد بدله بقی الصرف وإن رد بعد الافتراق بطل، الثالث أن لا یکون بدل الصرف مؤجلاً فإن أ بطل صاحب الأجل الأجل قبل التفرق ونقد ما علیه ثم افترقا عن قبض من الجانبین انقلب جائزا وبعد التفرق لا، الرابع التساوی فی الوزن إن کان المعقود علیه من جنس واحد فإن تبایعا ذبا بذهب أو فضة بفضة مجازفة لم یجز فإن علما التساوی فی المجلس وتفرقا عن قبض صح، وکذا لو اقتسما الجنس مجازفة لم یجز إلا إذا علم التساوی فی المجلس لأن القسمة کالبیع ...الخ [16].**

ترجمہ: بیع صرف کی چار شرائط ہیں: پہلی شرط: جسماً مجلس سے اٹھنے سے پہلے بدلین پر قبضہ ضروری ہے۔ دوسری شرط: بیع یقینی ہو اس میں کوئی اختیار نہ ہو۔ عاقدین میں سے کسی ایک نے جدا ہونے سے پہلے بیع صرف کو ختم کر دیا تو بیع صرف ختم ہو جائیگی اور اگر جدا ہونے کے بعد بیع صرف ختم کی تو اس صورت میں بیع ختم نہ ہو گی، لیکن خیارِ رؤیت اعیان میں تو معتبر ہو گا اس عین میں اگر عیب پائی گئی اور اس وجہ سے واپس کیا تو بیع صرف ختم ہو جائیگی، چاہے وہ چیز مجلس میں واپس کی جائے یا بعد میں۔ اگر مبیع دین ہو اور عیب کی وجہ سے مجلس میں واپس کی گئی تو بیع صرف ختم نہ ہو گی۔ تیسری شرط: اس میں ادھار منع ہے۔ چوتھی شرط: وزن میں برابر ہو۔

علامہ حصکفیؒ بیع صرف کی شرائط کے بارے میں لکھتے ہیں:

**ویشترط عدم التأجیل والخیار والتماثل أی التساوی وزناً والتقابض بالبراجم لا بالتخلیة قبل الافتراق وهو شرط بقائه صحیحاً علی الصحیح [17].**

ترجمہ: اس میں یعنی بیع صرف میں چار شرائط ہیں: اول: بیع صرف میں ادھار نہ ہو۔ دوئم: خیار نہ ہو۔ سوئم: وزناً مماثلت اور برابری ہو۔ چہارم: دونوں بدلین پر "تقابض فی المجلس" ہو۔

صاحبِ ہدایہ بیع صرف کی شرائط کے بارے میں لکھتے ہیں:

**ولابد من قبض العوضین قبل الافتراق لما روینا ولقول عمر رضي الله عنه: وإن استنظرک أن یدخل بیته فلا تنظره، ولأنه لابد من قبض أحدهما لیخرج العقد عن الکالئ باالکالئ ثم لابد من قبض الآخر تحقیقا للمساواة فلا یتحقق الربا....الخ [18].**

ترجمہ: بیع صرف میں مجلس ختم ہونے سے پہلے عوضین پر قبضہ کرنا ضروری ہے، جیسا کہ حضرت عمرؓ کی حدیث کہ بیع صرف کے وقت کوئی آپ سے گھر میں داخل ہونے کی مہلت مانگے تو اتنی مہلت بھی کسی کو مت دو، اس وجہ سے دو بدلین میں سے کسی ایک پر قبضہ کرنا ضروری ہے، تاکہ عقد بیع الکالی بالکالی سے نکل جائے۔ برابری پیدا کرنے کیلئے کسی ایک بدل پر قبضہ کرنا ضروری ہے تاکہ سود اس میں نہ پائی جائے۔

علامہ عبدالوھاب المالکی التلقین فی الفقہ المالکی میں لکھتے ہیں:

**ويجوز اقتضاء الذهب من الورق والورث من الذهب إذا حلا وتطارحا صرفاً ولا يجوز فی الذهب بالذهب ولا الفضة بالفضة أن يكون مع أحدهما يره قليلاً كان أو كثيراً۔ وكذلک كل جنس فيه الربا فلا يجوز إذا بيع بجنسه أن يكون مع الجنسين أو مع أحدهما غيره كان ذلک الغير مما فيه الربا أو مما لا ربا فيه ولا يجوز دينا ذهب عال ودينار دون بدينارين ويجوز وسط بدل الدينار الناقص بالوزن على وجه المعروف والرفق يدا بيد[19].**

ترجمہ: اثمان میں خلافِ جنس کی صورت میں جس طرح چاہو بیع درست ہے، لیکن ایک جنس ہونے کی صورت میں چاہے قلیل مقدار ہو یا کثیر دونوں صورتوں بیع صرف ربا پائے جانے کی وجہ سے ناجائز ہو گی، اسلئے بیع صرف میں معاملہ ہاتھوں ہاتھ کرنا ضروری ہے۔

مفتی تقی عثمانی صرف کے شرائط کے بارے میں لکھتے ہیں،

**ويجب التقابض فی المجلس لكونه صرفاً يجب أن يكون التقابض فی الصرف بالقبض الحسی، ولا تنوب عنه التخلية، كما تنوب عنه فی غير الصرف۔ لا يجوز خيار الشرط فی الصرف[20].**

ترجمہ: بیعِ صرف ہونے کی بناء پر مجلس میں قبضہ حسی کرنا ضروری ہے۔ تخلیہ کو اس کا قائم مقام نہیں بنایا جا سکتا ہے جس طرح دوسری بیوعات میں ہوتا ہے۔ اور خیار بھی بیعِ صرف میں جائز نہیں ہے۔

**کاغذی نوٹ میں صرف کا حکم:**

**النقود الورقية لا يجوز مبادلتها بالتفاضل أو النسيئة فی جنس واحد، فلا يجوز بيع ربية**

**واحدة بربيتين، أو بيع ربية بربية مؤجلة فإنه رباً۔ أما إذا ختلف جنسهما مثل أن تباع الربيات الباكستانية بالريالات السعودية فيجوز فيها التفاضل، ويجوز فيه النسيئة بشرط أن يقبض أحد العاقدين ما اشتراه وإن كا ن الآخر مؤجلاً، وبشرط أن يكون التبادل بسعرِ يوم العقد.دارالسلام ودار الحرب سواء في حرمة الربوا[21].**

ترجمہ:ایک ہی جنس کی کرنسی کا تبادلہ کمی بیشی کے ساتھ جائز نہیں ہے ،البتہ اگر مختلف الاَجناس کی کرنسی ہے تو پھر اس صورت میں کمی بیشی کے ساتھ تبادلہ کرنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے ،مثلاً پاکستانی روپیہ ہو اور سعودی کے ریال کے ساتھ کمی بیشی کے ساتھ بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور بیچنے کی صورت میں اگر متعاقدین میں سے کسی ایک نے ایک طرفہ قبضہ کرلیا تو اس میں ادھار بیچنے یں متبادلے کے دن کی قیمت مقرر کرکے بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

قبضہ وملکیت میں آنے سے پہلے کوئی بھی معاملہ درست نہیں ہوسکتا ہے اس لیے قبضہ کی حقیقت کو مندرجہ ذیل میں بیان کیا جارہا ہے۔اور قبضہ کی حقیت جاننا اسلئے بھی ضروری ہے کہ صرف میں قبضہ کئے بغیر عاقدین جدا ہوگئے تو معاملہ کا سود کی طرف جانا کا بھی امکان ہے۔

**عصرِ حاضر میں کارڈز کے ذریعے لین دین کی صورت میں "بیع صرف" اوراس کی عملی تطبیق:**

علامہ خالد سیف اللہ رحمانی صاحب لکھتے ہیں کہ بیرونِ ملک کارڈ سے استفادہ کرنے کی صورت میں کارڈ ہولڈر مقامی کرنسی میں تاجر وغیرہ سے معاملہ کرتا ہے،اس کو بینک ادا کرتا ہے اور عالمی کارڈ کا ادارہ ڈالر میں رقم وصول کرتا ہے،اس طرح یہ ایک کرنسی کی دوسری کرنسی سے خرید وفروخت ہوئی، جس کو"بیع صرف" کہتے ہیں[22]۔

**حواشی وحوالہ جات**

۱۔الزحیلی،ڈاکٹر وہبۃ، مکتبہ حقانیہ پشاور،الفقہ الاسلامی وادلتہ ۳۶۵۹/۵

۲۔السمرقندی، محمد بن احمد بن احمد ابو بکر علاءالدین (المتوفی: ٥٤٠ھ) بیروت لبنان الطبعۃ الثانیۃ ١٤١٤ھ ١٤٩٤م، تحفۃ الفقھاء ۲۷/۱

۳۔الحصکفی، محمد بن علی بن محمد الحصنی المعروف بعلاء الدین (المتوفی:١٠٨٨ھ) دار الکتب العلمیۃ الطبعۃ الأولی ١٤٢٣ھ ٢٠٠٢م،الدر المختار ۴۴۶/۱

۴۔الکاسانی، علاءالدین ابو بکر بن مسعود بن احمد (المتوفی: ٥٨٧ھ) دار الکتب العلمیۃ الطبعۃ الثانیۃ ١٤٠٦ھ ١٩٨٦م، بدائع الصنائع ۲۱۵/۵

۵۔المرغینانی، علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل (المتوفی: ٥٩٣ھ) دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان، الہدایۃ فی شرح البدایۃ المبتدی ۸۱/۶، ۲۶۱

٦۔زین الدین بن ابراہیم بن محمد (المتوفی: ٩٧٠ھ)دار الکتاب الاسلامی،البحر الرائق شرح کنزالد قائق۲۱۰/۶

۷۔عثمانی، مفتی محمد تقی، مکتبہ معارف القرآن کراچی پاکستان، فقہ البیوع۱۱۷۵/۱

۸۔الشربنی، شمس الدین محمد بن احمد الخطیب (المتوفی: ٩٧٧ھ)دار الکتب العلمیۃ الطبعۃ الالی، ١٤١٥ھ ١٩٩٤م، مغنی المحتاج۳۶۸/۲

۹۔الزحیلی، ڈاکٹر وہبۃ، مکتبہ حقانیہ پشاور، الفقہ الاسلامی وادلتہ ۳۶۶۰/۵

۱۰۔السغدی، ابو الحسن علی بن الحسین بن محمد (المتوفی: ٤٦١ھ)دار الفرقان بیروت لبنان، الطبعۃ الثانیۃ ١٩٨٤م ١٤٠٤ھ، النتف فی الفتاوی۴۹۲/۱

۱۱۔الزحیلی، ڈاکٹر وہبۃ، مکتبہ حقانیہ پشاور، الفقہ الاسلامی وادلتہ ۳۶۶۰/۵

۱۲۔ السغدی، ابو الحسن علی بن الحسین بن محمد (المتوفی: ٤٦١ھ)دار الفرقان / مؤسسۃ الرسالۃ - عمان الأردن / بیروت لبنان، الطبعۃ: الثانیۃ، ١٩٨٤م ـ ١٤٠٤ھ، النتف فی الفتاوی ٤٩٢/١

۱۳۔الزحیلی، ڈاکٹر وہبۃ، مکتبہ حقانیہ، پشاور، الفقہ الاسلامی وادلتہ ٣٦٦٠/٥

۱۴۔الزحیلی، ڈاکٹر وہبۃ، مکتبہ حقانیہ، پشاور، الفقہ الاسلامی وادلتہ ٣٦٦٠/٥، ۳۶۱

۱۵۔السالوس، علی احمد، دار الثقافۃ الدوحۃ، مؤسسۃ العیان للطباعۃ والنشر والتوزیع، الاقتصاد الاسلامی والقضایا الفقهیۃ المعاصرۃ ٥٤

۱۶۔ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم بن محمد (المتوفی: ھ)دار لکتاب الاسلامی، البحر الرائق شرح کنزالد قائق۲۰۹/۶

۱۷۔الحصکفی، محمد بن علی بن محمد الحصنی المعروف بعلاء الدین (المتوفی: ١٠٨٨ھ)دار الکتب العلمیۃ ١٤٢٣ھ ٢٠٠٢م، الدر المختار۴۴۶/۱

۱۸۔المرغینانی، علی بن ابی بکر بن عبد الجلیلا لفرغانی (المتوفی: ٥٩٣ھ)دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان، الهدایۃ فی شرح البدایۃ المبتدی۸۱/۳

۱۹۔الثعلبی، ابو محمد عبد الوهاب بن علی بن نصر (المتوفی: ٤٢٢ھ)دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ: الأولی ١٤٢٥ھ ـ ٢٠٠٤م، التلقین فی الفقہ المالکی۱۴۹/۲

۲۰۔العثمانی، محمد تقی، مکتبہ معارف القرآن کراچی پاکستان، فقہ البیوع۱۱۷۵/۲، ۱۱۷۶

۲۱۔العثمانی، محمد تقی، مکتبہ معارف القرآن کراچی پاکستان، فقہ البیوع۱۱۷۵/۲، ۱۱۷۶

۲۲۔رحمانی، مولانا خالد سیف اللہ۔ جدید مالیاتی ادارے فقہ کی روشنی میں، ص: ٣٦۔ ناشر: کتب خانہ نعیمیہ دیوبند، سہارنپور، یوپی